Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تاہم، ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ نے راجہ ویڈیو پارلر بنام ریاست پنجاب (اوپر) میں اپنے فیصلے کی بنیاد پر اپیل کنندہ کی رٹ پٹیشن کو نمٹانے میں غلطی کی تھی، کیونکہ مذکورہ فیصلہ حکومت پنجاب کی طرف سے بنائے گئے ویڈیو کیسٹ پلیئرز (ریگولیشن) قواعد، 1989 کے ذریعے ٹیلی ویژن اسکرین پر فلموں کی پنجاب نمائش میں موجود توضیعات پر مبنی ہے جبکہ موجودہ معاملہ ریاست ہریانہ سے آتا ہے جہاں وہ قواعد لاگو نہیں ہوتے ہیں اور متعلقہ قواعد 98 سے 100 ہیں جو 29 ستمبر 1989 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے قواعد میں متعارف کرائے گئے ہیں۔ مذکورہ قوانین کے مشاہدے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ ایک علیحدہ وسیع اسکرین پر ٹی وی پروجیکٹر کے ذریعے تصاویر کی نمائش کو اپنے دائرہ کار میں شامل کرتے ہیں۔ اصطلاح "ویڈیو سنیما"، جیسا کہ قاعدہ 98 میں بیان محاورہ کیا گیا ہے، کا مطلب ہے "کوئی بھی جگہ جہاں حرکت پذیر تصویر یا تصاویر کی سیریز کی نمائش ویڈیو کیسٹ ریکارڈر/پلیئر، یا اس طرح کے کسی بھی آلے یا آلے کے ذریعے دی جاتی ہے"۔ قاعدہ 100 ویڈیو فلموں کی نمائش کے لیے بیٹھنے کے انتظام اور دیگر شرائط کا التزام کرتا ہے۔ ذیلی قاعدہ (1) کی شق (v) درج ذیل ہے۔

> "(v) ویڈیو اسکرین یا ٹیلی ویژن اور نشستوں کی اگلی صف کے درمیان کم از کم فاصلہ 2.40 میٹر سے کم نہیں ہوگا اور کسی بھی شخص کو ایسی جگہ کے اندر داخل نہیں کیا جائے گا۔" (زیر تاکید)

قاعدہ 100 کے ذیلی قاعدہ (2) میں، یہ فراہم کیا گیا ہے کہ "ویڈیو فلموں کی نمائش کے لیے ٹیلی ویژن سیٹ یا اسکرین کو مناسب اونچائی پر رکھا جائے تاکہ آخری قطار میں بیٹھے ناظرین کو نظر آئے۔ (زیر تاکید)

ان توضیعات سے پتہ چلتا ہے کہ اسکرین الگ ہو سکتی ہے اور اسے ٹیلی ویژن سیٹ میں ان بلٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

راجہ ویڈیو پارلر بنام ریاست پنجاب و دیگران (اوپر) کے معاملے میں عدالت عالیہ کے زیر غور پنجاب قوانین میں موجود شق اتنی واضح نہیں تھی اور عدالت عالیہ نے 'ٹیلی ویژن اسکرین' کے بیان محاورہ کا مطلب ٹی وی سیٹ کی ان بلٹ اسکرین اور ٹی وی پروجیکٹر میں استعمال ہونے والی علیحدہ اسکرین کو خارج کر دیا تھا۔ عدالت عالیہ کے اس نظریے کو اس عدالت نے میسرز شنکر ویڈیو و دیگر بنام ریاست مہاراشٹر و دیگران، ایس ایل پی (C) نمبر 13015 اور 15302، سال 1992 سے پیدا ہونے والی دیوانی اپیلوں کے فیصلے پر انحصار کرتے ہوئے الٹ دیا ہے جس میں آج فیصلہ سنایا گیا

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے۔ میسرز شنکر ویڈیو دیگر بنام ریاست مہاراشٹر ودیگران ،(اوپر)اور راجہ ویڈیو پارلر ودیگران بنام ریاست پنجاب ودیگران ،(اوپر)،اور قاعدہ 100(1)(v)اور 100(2) کی توضیعات کو مد نظر رکھتے ہوئے، جیسا کہ ریاست ہریانہ میں لاگو ہوتا ہے، یہ ہو نا ضروری ہے کہ وی سی آر/وی سی پی اور ٹی وی پر وجیکٹر کے ذریعے کسی فلم کے پہلے سے ریکارڈ شدہ کیسٹ کی ایک علیحدہ وسیع اسکرین پر نمائش قواعد کے تحت آتی ہے اور اپیل کنندہ کو ویڈیو پارلر چلانے کے کاروبار کو جاری رکھنے کے لیے قواعد کے تحت لائسنس حاصل کرنا ہوگا۔

لہذا، اپیل کی اجازت ہے اور عدالتِ عالیہ کا حکم: اپیل کنندہ کی رٹ پٹیشن کو مسترد کرنا ایک طرف رکھ دیا جاتا ہے اور مذکورہ رٹ کو اس فیصلے کے لحاظ سے نمٹا دیا جاتا ہے جس میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

اسٹیٹ بینک آف انڈیا

بنام

شری یمنم گورامنی سنگھ

تاریخ فیصلہ: 20 جولائی، 1993

[کلدیپ سنگھ اور پی۔ بی۔ ساونت، جسٹس صاحبان]

ثبوت ایکٹ، 1872-دفعہ 34-حساب کی کتابوں میں اندراجات اور دیگر مصدقہ ثبوت-کے ثبوت کی اہمیت

ثبوت ایکٹ، 1872-دفعہ 3- ثبوتوں کی قانونی اہمیت کا تعین-حساب کی کتابوں میں اندراجات اور دیگر مصدقہ ثبوت-ثبوت کی اہمیت۔

اپیل کنندہ بینک نے مدعا علیہ سے 44,852.35 روپے، کی وصولی کے لیے دعویٰ دائر کیا۔

ٹرائل کورٹ نے دعویٰ جزوی طور پر ڈگری شدہ کر لیا۔اس نے مؤقف اختیار کیا کہ بینک وصولی کی تاریخ تک 22.9.1960 سے $7\frac{1}{2}$ فیصد کی شرح سے سود کے ساتھ 9,992.91 روپے کی رقم وصول کرنے کا حقدار ہے۔

اپیل کنندہ اور مدعا علیہان نے ٹرائل کورٹ کے حکم کے خلاف عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی۔

عدالت عالیہ نے ایک مشترکہ فیصلے کے ذریعے مدعا علیہ کی اپیل کی اجازت دی اور اپیل کنندہ بینک کی اپیل کو مسترد کر دیا۔ لہذا بینک کی طرف سے اس عدالت کے سامنے خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قرار دیا گیا کہ: 1.1. ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ مدعاعلیہ مدعاعلیہ نے 15,000 روپے، 10,000 روپے کی رقم ادھار لی اور بینک کے ساتھ اوور ڈرافٹ کرنٹ اکاؤنٹ کی سہولت کا بھی فائدہ اٹھایا۔

1.2. عدالت عالیہ نے ٹرائل کورٹ کے نتائج کو بنیادی طور پر اس بنیاد پر الٹ دیا کہ ریکارڈ پر حساباتی کھاتوں کی تصدیق کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے جو اپیل کنندہ نے ٹرائل کورٹ کے سامنے پیش کیے تھے۔

1.3. عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچنے میں پیٹنٹ کی غلطی میں پڑ گئی کہ حساباتی کھاتوں کی تصدیق کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے۔

1.4. حساباتی کھاتوں کی اندراجات کے علاوہ مذکورہ اندراجات کی تصدیق کے لیے ریکارڈ پر کافی ثبوت موجود تھے۔ استغاثہ کے گواہوں 5,7 اور 8 نے اپنے تفصیلی بیانات میں کھاتوں کی کتابوں میں اندراجات کی تصدیق کی ہے۔ یہاں تک کہ بصورت دیگر مسائل نمبر 3,4 اور 7 کا مدعاعلیہ مدعا علیہ نے مقابلہ نہیں کیا۔ اپنے جواب دعویٰ میں، اس نے اعتراف کیا کہ اس نے منی پور اسٹیٹ بینک سے مبینہ قرض لیا تھا جو اسٹیٹ بینک آف انڈیا میں ضم ہو گیا تھا۔

1.5. ٹرائل کورٹ حساباتی کھاتوں میں اندراجات اور دیگر مصدقہ شواہد کی بنیاد پر اس نتیجے پر پہنچی کہ اپیل کنندہ ستمبر 1960 سے مذکورہ رقم کی وصولی تک سالانہ $7\frac{1}{2}$ فیصد کی شرح سے سود کے ساتھ 9,962.91 روپے کی رقم کے لیے ڈگری کا حقدار تھا۔ ٹرائل کورٹ کے فیصلے میں مداخلت کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2964، سال 1984۔

پہلی اپیل نمبر 8، سال 1972 میں گوہاٹی عدالت عالیہ کے 19.8.1977 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے راجیو شکدھر اور ایس ایس شراف (میسرز سریش اے شراف اینڈ کمپنی کے لیے)۔

جواب دہندہ کے لیے آر پی سنگھ کے لیے اے شاران۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت کا فیصلہ کلدیپ سنگھ، جسٹس نے سنایا۔

امپھال، منی پور میں اسٹیٹ بینک آف انڈیا نے یمنم گورامنی سنگھ سے 44روپے کی وصولی کے لیے دعویٰ دائر کیا۔ ٹرائل کورٹ نے 31 دسمبر 1971 کے اپنے فیصلے کے ذریعے دعویٰ جزوی طور پر ڈگری شدہ کر دیا اور فیصلہ دیا کہ بینک 22 ستمبر 1960 سے رقم کی وصولی تک ساڑھے سات فیصد کی شرح سود کے ساتھ 9روپے کی رقم وصول کرنے کا حقدار ہے۔ ٹرائل کورٹ کے فیصلے سے ناراض ہو کر بینک کے ساتھ ساتھ یمنم گورامنی سنگھ نے بھی عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی۔ عدالت عالیہ نے 19 اگست 1977 کو ایک مشترکہ فیصلے کے ذریعے دونوں اپیلوں کو نمٹا دیا۔ عدالت عالیہ نے یمنم گورامنی سنگھ کی اپیل کو منظور کر لیا اور بینک کا دعویٰ خارج کر دیا۔ نتیجے کے طور پر بینک کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کر دیا گیا۔ اسٹیٹ بینک آف انڈیا کی یہ اپیل عدالت کے فیصلے کے خلاف ہے۔

ٹرائل کورٹ نے دس مسائل تیار کیے تھے۔ شمارہ نمبر 3، 4اور 7 حسب ذیل تھے:

"3. کیا مدعا علیہ نے منی پور اسٹیٹ بینک لمیٹڈ سے قرض لیا تھا۔ 16.3.1954 پر 15,000 روپے، 19.9.1955 پر 10,000 روپےاور مورخہ 21.12.1956 کو روپے 2/3/9438 کی ڈیبٹ بیلنس ظاہر کرتے ہوئے اوورڈرافٹ حاصل کیا؟

4. کیا مدعا علیہ نے مدعی کے ذریعے دائر کھاتے میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے 11,300روپے ادا کیے ہیں؟

7. کیا مدعا علیہ قرضوں کا جوابدہ نہیں ہے کیونکہ وہ انجینئرنگ کارپوریشن کے شراکت داروں کے ذریعے ادا کیے جا رہے ہیں؟"

ٹرائل کورٹ نے مذکورہ بالا معاملات کو درج ذیل طریقے سے نمٹا:

"شمارہ نمبر 3، 4اور 7۔ مدعی کا قابل وکیل ان مسائل کے لیے دباؤ نہیں ڈالتا، اس کے علاوہ مدعا علیہ اپنے جواب دعویٰ میں تسلیم کرتا ہے کہ اس نے منی پور اسٹیٹ بینک سے مذکورہ 3 قرضے لیے تھے۔ مزید برآں، مدعا علیہ نے یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا ہے کہ مذکورہ بالا قرضوں کے خلاف 11,300

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

روپے کی رقم پہلے ہی ادا کی جا چکی ہے۔ ایک بار پھر، اے/2، اے/3 اور اے/4 کی نمائش سے پتہ چلتا ہے کہ مدعا علیہ نے اپنی ذاتی صلاحیتوں پر اپنی جائیدادیں گروی رکھ کر مذکورہ بالا کو لے لیا۔ مزید برآں وعدے کے نوٹوں میں A/8، A/9 اور تسلسل کے خطوط، A/7، A/10 کی نمائش سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مدعا علیہ ذاتی طور پر قرض کی دوبارہ ادائیگی کا جوابدہ ہے۔ لہذا انجینئرنگ کارپوریشن کے شراکت داروں کو مذکورہ قرضوں کی ادائیگی کے لیے جوابدہ نہیں بنایا جا سکتا۔ اس لیے تینوں مسائل کا فیصلہ مدعا علیہ کے خلاف کیا جاتا ہے۔"

اس طرح یہ واضح ہے کہ ٹرائل کورٹ نے اپیل گزار مدعی کے حق میں 3، 4 اور 7 معاملات کا فیصلہ کیا اور کہا کہ مدعا علیہ مدعا علیہ نے 15,000 روپے، 10,000 روپے کی رقم ادھار لی اور بینک کے ساتھ اوور ڈرافٹ کرنٹ اکاؤنٹ کی سہولت کا بھی فائدہ اٹھایا۔ ٹرائل کورٹ نے دعویٰ درج ذیل شرائط میں ڈگری شدہ کیا:

"میرے مندرجہ بالا مسئلہ سے متعلق نتائج کی روشنی میں، مدعی قرض کی رقم اور ستمبر 1960 تک کے سود سمیت مجموعی طور پر روپے 56,047.52 کا حقدار ہے، جس میں سے وہ رقم منہا کی جائے گی جو مدعا علیہ نے قرض کی ادائیگی کے سلسلے میں پہلے ہی ادا کر دی ہے۔ دعویٰ کے شیڈول کے مطابق، مدعا علیہ نے پہلے ہی روپے 46,084.62 ادا کیے ہیں۔ لہٰذا، مدعی روپے 9,962.91 کی بازیابی کا مستحق ہے۔ مدعی اس روپے 9,962.91 کی رقم پر سالانہ 7.5 فیصد کی شرح سے 22.09.1960 سے لے کر رقم کی بازیابی تک سود کا بھی حقدار ہے، بشرطیکہ یہ سود زیادہ سے زیادہ اصل واجب الادا رقم کے برابر ہو۔ اس رقم کی وصولی مدعا علیہ سے ضروری عدالت فیس کی ادائیگی کے بعد ممکن ہو گی۔"

عدالت عالیہ نے ٹرائل کورٹ کے نتائج کو بنیادی طور پر اس بنیاد پر الٹ دیا کہ ریکارڈ پر حساباتی کھاتوں کی تصدیق کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے جو اپیل کنندہ نے ٹرائل کورٹ کے سامنے پیش کیے تھے۔ ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 34 پر انحصار کرتے ہوئے، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ صرف حساباتی کھاتوں میں اندراجات مدعا علیہ پر ذمہ داری عائد کرنے کے لیے کافی ثبوت نہیں ہیں۔ عدالت عالیہ نے مزید کہا کہ چونکہ حساب کتاب میں اندراجات کی حمایت کرنے کے لیے ریکارڈ پر کوئی ثبوت نہیں ہے، اس لیے مدعا علیہ کے خلاف مقدمہ ثابت نہیں ہوا۔ ہم عدالت عالیہ سے متفق نہیں

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچنے میں پیٹنٹ کی غلطی میں پڑ گئی کہ حساباتی کھاتوں کی تصدیق کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں تھا۔ خود عدالت عالیہ نے حساباتی کھاتوں کے علاوہ دیگر شواہد پر تبادلہ خیال کیا، جیسا کہ :

"فوری دعویٰ میں، نقطہ پر مادی ثبوت گواہ استغاثوں کا ثبوت ہے۔ متعلقہ وقت میں 5، 7 اور 8، منی پور اسٹیٹ بینک کے جنرل منیجر تھے۔ وہ مدعاعلیہ کی طرف سے 15,000 روپے کے قرض کے لیے کی گئی درخواست کو ثابت کرتا ہے جس کے لیے اس نے رہن دستاویز پر عمل درآمد کیا، A/3 کو ظاہر کرتا ہے۔ اس نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ نمائش اے/8، پروٹون اور نمائش اے/7 مدعاعلیہ کے ذریعہ مذکورہ بالا رقم کی ضمانت کے ذریعے جاری کردہ تسلسل کا خط ہے۔ وہ مزید ثابت کرتا ہے کہ روپے 10,000 کے قرض کے سلسلے میں ایک قرض کھاتہ کھولا گیا، اور وہ دستاویزات A/13، A/14 اور A/15 کو بھی ثابت کرتا ہے۔ دستاویز A/13 مدعاعلیہ کے ساتھ اسٹیٹ بینک آف منی پور کے قرض کھاتہ کی نقل ہے، جس کے آغاز پر درج ہے: "حد: روپے 15,000"۔ دستاویز A/14 منی پور اسٹیٹ بینک کے قرض رجسٹر کی نقل ہے جو مدعاعلیہ کے ساتھ ہے، جس کے آغاز پر تحریر ہے: "حد: روپے 10,000"۔ دستاویز A/15 منی پور اسٹیٹ بینک کے ساتھ مدعاعلیہ کے کرنٹ اکاؤنٹ لیجر کی نقل ہے۔

گواہ استغاثہ 5 امپھال میں اسٹیٹ بینک آف انڈیا کا ملازم ہے۔ متعلقہ وقت میں وہ منی پور اسٹیٹ بینک کے ملازم تھے۔ وہ ثابت کرتا ہے کہ مدعاعلیہ کی درخواست 15,000 روپے کے قرض کی رہائش کے لیے اے/7 کی نمائش کرتی ہے اور متعلقہ وعدہ نامہ، اے/8 کی نمائش، اور رہن دستاویز، اے/3 کی نمائش بھی کرتا ہے۔ اسی طرح، وہ مدعاعلیہ کی 10,000 روپے کے قرض کی رہائش کے لیے ایک اور درخواست کو ثابت کرتا ہے اور متعلقہ وعدے کے نوٹ کو بھی ثابت کرتا ہے، A/9 کو ظاہر کرتا ہے، اور تسلسل کا خط، A/10 کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح وہ مدعاعلیہ کی طرف سے رہن دستاویز کے ساتھ 15,000 روپے کے قرض کی رہائش کے لیے ایک اور درخواست کو ثابت کرتا ہے، اے/4 اور وعدہ نامہ، اے/11 اور تسلسل کا خط، اے/12، سیکیورٹی کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔

گواہ استغاثہ 7 اسٹیٹ بینک آف انڈیا کا ترقیاتی افسر ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ اس نے مدعاعلیہ کے سلسلے میں منی پور اسٹیٹ بینک کے حقیقی کھاتوں کے طور پر نمائش اے/13، اے/14 اور

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اے/15 کی تصدیق کی ہے۔مانا جاتا ہے کہ نمائش اے/13، اے/14 اور اے/15 اس کے ذریعے یا اس کی نگرانی میں تیار نہیں کیے گئے تھے۔

اس طرح یہ واضح ہے کہ حساب کتاب کی اندراجات کے علاوہ ریکارڈ پر مذکورہ اندراجات کی تصدیق کے لیے کافی ثبوت موجود تھے۔استغاثہ کے گواہوں 5، 7 اور 8 نے اپنے تفصیلی بیان میں حساب کتاب میں اندراجات کی تصدیق کی ہے۔دوسری صورت میں بھی، مدعا علیہ مدعا علیہ کے ذریعے مسائل نمبر 3، 4 اور 7 کا مقابلہ نہیں کیا گیا۔اپنے جواب دعویٰ میں، اس نے اعتراف کیا کہ اس نے منی پور اسٹیٹ بینک سے مبینہ قرض لیا تھا جو اسٹیٹ بینک آف انڈیا میں ضم ہو گیا تھا۔

اپیل کنندہ بینک کے وکیل نے یہ بھی دلیل دی کہ ٹرائل کورٹ نے بینک کی طرف سے دعوی کردہ 44,852.34 روپے، کے بجائے 9,962.91 روپے، کی رقم کے لیے ڈگری دینا جائز نہیں تھا۔ ہم فاضل وکیل سے متفق نہیں ہیں۔ٹرائل کورٹ حساباتی کھاتوں میں اندراجات اور دیگر مصدقہ شواہد کی بنیاد پر اس نتیجے پر پہنچی کہ اپیل کنندہ ستمبر 1960 سے مذکورہ رقم کی وصولی تک سالانہ $7\frac{1}{2}$ فیصد کی شرح سے سود کے ساتھ 9,962.91 روپے کی رقم کے لیے ڈگری کا حقدار تھا۔ ہمیں ٹرائل کورٹ کے فیصلے میں مداخلت کرنے کی کوئی بنیاد نظر نہیں آتی۔

ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور ٹرائل کورٹ کے 31 دسمبر 1971 کے فیصلے کو بحال کرتے ہیں۔ ہم مدعی کے دعویٰ ٹرائل کورٹ کے فیصلے کے لحاظ سے ڈگری شدہ کرتے ہیں۔اپیل کنندہ ان اخراجات کا حقدار ہو گا جن کی ہم 5000 روپے کے طور پر مقدار طے کرتے ہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔